سوال نمبر2(الف) (i) **تحریک شروع کرنے کی وجہ:-**

شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحب زادوں نے درج ذیل مقاصد کے لیے تحریک شروع کی:

1- مسلمانوں کو اخلاقی برائیوں سے دور کرنے کے لیے۔

2- مسلمانوں کو معاشرتی برائیوں سے دور کرنے کے لیے۔

سوال نمبر2(الف) (ii) **مسلمانوں کی کوششوں کا نتیجہ:-**

1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے اپنے قدم جمانے کی کوشش کی لیکن اُن کی کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ انگریزی اقتدار مستحکم ہو چکا تھا اور مسلمانوں کو کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

سوال نمبر2(الف) (iii) **انگریزوں سے مفاہمت کو ضروری سمجھنا:-**

سرسید نے درج ذیل وجوہات کی بنا پر انگریزوں سے مفاہمت کو ضروری سمجھا:

انگریزی اقتدار مضبوط ہونا:-

1857ء کی جنگ میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد سرسید احمد خان نے یہ ضروری سمجھا کہ انگریزوں سے مفاہمت کر لی جائے۔

مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت:-

1857ء کی جنگ میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے اُن پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے۔ سرسید نے مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت کے لیے اُن سے مفاہمت اختیار کی۔

سوال نمبر 2(الف) (iv) **کانگریس کے قیام کا مقصد:-**

قیام:-

1885ء میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی۔

وضاحت:-

قوموں کو ان کے حقوق دلوانا:-

کانگریس کے قیام کا یہ مقصد تھا کہ ہندوستان میں موجود غلام قوموں کو اُن کے حقوق دلوانا اور اُن کی آواز کو حکومت تک پہنچانا۔ لیکن بعد میں علم ہوا کہ وہ تو صرف "**ہندو نمائندہ جماعت**" ہے۔

سوال نمبر 2(الف) (v) **مسلم لیگ کے قیام کی ضرورت:-**

بنیاد:-

مسلم لیگ کی بنیاد 1906ء میں رکھی گئی۔

قیام کی وجوہات:-

اردو ہندی تنازعہ:-

1867ء میں جب اُردو ہندی تنازعہ ہوا اور ہندوؤں نے مسلمانوں کی **مشترکہ زبان اُردو** کے مقابلے میں **ہندی** کو قائم کیا تو مسلمانوں کو اس چیز کی ضرورت پیش آئی کہ وہ اپنی ایک علیحدہ جماعت قائم کریں۔

سوال نمبر 2(الف) (vi) **تلخیص:**

عنوان: **"مسلمانوں کے حقوق"**

ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کو ہندو اور انگریز بہت بُری طرح سے پامال کرتے تھے۔ **کانگریس** کی بنیاد نے ان کی اس بات کو سچ کر دکھایا اور انہیں اس بات کا احساس دلایا کہ ان کی کوئی اپنی نمائندہ جماعت ہونی چاہیئے۔ جس کی وجہ سے **مسلم لیگ** عمل میں آئی جس نے تحریکِ پاکستان میں خوب کردار ادا کیا۔

سوال نمبر 2(ب) (i)

شہادت کو دولت قرار دینا:-

شاعر نے شہادت کو **بطورِ استعارہ** دولت کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ دولت بہت قیمتی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی کسی کو میسر ہوتی ہے۔ اسی طرح **شہادت** کا رتبہ حاصل کرنا بھی ہر کسی کی بس کی بات نہیں ہوتی۔ شہادت جیسی دولت اللہ تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کو میسر آتی ہے جو اس کے حقدار ہوں اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کی ہو۔

سوال نمبر 2(ب) (ii)

آفت کے ماروں سے مراد:-

ریاستِ مدینہ قائم ہونے سے پہلے لوگ ہر طرح کی مشکلات سہتے تھے۔ اُن لوگوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جاتے تھے۔ اُن کے بنیادی حقوق کو بُری طرح سے پامال کیا جاتا تھا۔ اور یہی لوگ **"آفت کے مارے"** کہلائے۔ ریاستِ مدینہ کے قیام کے بعد ان لوگوں کو اُن کے بنیادی حقوق ملے اور یہ لوگ آسانی سے اپنی زندگی گزارنے لگے۔

سوال نمبر 2(ب) (iii)

عروج کا سبب:-

شعر نمبر 3 میں لوگوں کے عروج کے درج ذیل اسباب بیان کیے گئے ہیں:

1- وہ لوگ **حق پرستی** اور **حق پسندی** پر قائم تھے۔
2- اُن کا **ذوقِ انکسار** ان کو بلندی پر لے جاتا تھا۔

سوال نمبر 2(ج) (i)

محبوب کے آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا نتیجہ:-

شعر نمبر 2 کے مطابق جب محبوب نے اپنی خوبصورت اور محبت بھری آنکھوں سے محبوب کو **توجہ** سے دیکھا تو عاشق پر یہ اثر ہوا کہ اسکا بدن تو باقی رہا مگر جسم **روح** سے خالی ہو گیا۔

سوال نمبر 2(ج) (ii)

امیرِ شہرِ خمال سے مراد:-

امیرِ شہرِ خمال سے مراد شہر کا امیر اور خوبصورت آدمی ہے۔

مطالبہ:-

شاعر نے امیرِ شہرِ خمال سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے **حسن** کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور یہاں پر نظریں چرا کر مت چلے۔ کیونکہ یہ **گداگروں** کی بستیاں ہیں اور یہاں نظر چرا کر چلنا **گناہ** ہے۔

سوال نمبر 2(د) (i)

مرثیہ:-

لغوی معنی:-

مرثیہ "عربی" زبان کا لفظ ہے جو "رثا" سے نکلا ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں "ماتم کرنا" یا "آنسو بہانا"۔

اصطلاحی معنی:-

اصطلاح میں مرثیہ سے مراد:
ایسی نظم جو کسی ابھی عظیم شخصیت کی وفات پر یا کسی سانحے پر لکھی گئی ہو مرثیہ کہلاتی ہے۔
مرثیہ کی صنف اب صرف واقعہ **کربلا** کے لیے مختص کر دی گئی ہے۔

اجزاء:

1- چہرہ 2- سراپا

سوال نمبر 2(د) (ii)

تفضیلیہ:

علامت:-

(:-)

وضاحت:-

تفضیلیہ کی علامت کسی چیز یا بات کی وضاحت دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مثال:-

ورزش کے درج ذیل فوائد ہیں:-

اس مثال میں ورزش کے فوائد کو بیان کیا جائے گا اس وجہ سے اس کے آخر میں تفضیلیہ کی علامت آئی گی۔

سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 1)

حوالہ متن :-

سبق کا نام : مینار

مصنف کا نام : مختار مسعود

صنفِ نثر : مضمون

ماخذ : گلشنِ وحدت

تشریح :-

سبق "مینار" میں مصنف نے مینار کو ایک عمارت یا مینار نہیں بلکہ مسلمانوں کی **شناخت** قرار دیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ مینار ہمیں ہماری تاریخ، عزم و استقلال اور ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے۔ مینار اُس **خواب** کی تعبیر ہے جو برصغیر کے مسلمانوں نے الگ وطن کے لیے دیکھا۔

تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے "**اجلاس**" کے بارے میں بیان کیا ہے کہ مینار **قرار دادِ پاکستان** کی یاد میں تعمیر کروایا گیا تھا۔ اور اسی سلسلے میں ایک اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اجلاس منعقد ہونے والی جگہ پر میز کے اردگرد تمام اراکین تشریف آور تھے۔ مصنف نے اجلاس میں شامل ہونا اپنے لیے ایک **خوش بختی** قرار دیا۔

ے دیپ جس کا محفل گردوں میں ہو پرویز گیر
وہی صدیوں تک چمکتا ہے وطن کا مینار

اجلاس میں کارروائی کرنے کے لیے صفحے کا پہلا ٹکڑا پیش کیا گیا اُس کے بعد مصنف کے ذہن میں ایک مشہور شخصیت **برنارڈ**

سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 2)

شاعر کا مقولہ گھوم رہا تھا۔ جس میں انہوں نے خوش بختی کی تعریف کی۔ ان کے مطابق خوش بختی اُسے کہتے ہیں جہاں دل کی خواہشات اور منصب کے فرائض کی حدیں آکر ملتی ہیں۔ مصنف اپنے عہدے کے لحاظ سے اس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔

ے یہ سنگ و خشت کی عمارت نہیں، یہ خوابوں کی اک تعبیر ہے
یہ ملت کی آواز ہے، یہ قربانیوں کی اک تصویر ہے

مصنف کہتے ہیں کہ وہ اپنے عہدے کے ساتھ بہت مخلص ہیں کیونکہ اُن کا عہدہ اُن کے کردار کی پہچان ہے۔ اُن کے عہدے کا تعلق تعمیر سے ہے اور اُن کے عہدے کا تعلق تحریکِ پاکستان سے بھی وابستہ ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ اسی بنا پر میں نے مینارِ پاکستان کو ایک عمارت کے بجائے جہانِ نو کی تعمیر اور آفتادِ نو کی تعبیر سمجھا۔

ے اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی
اُن کی ملت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

قصہ مختصر یہ کہ مینار ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے یہ صرف سنگ و خشت کی عمارت نہیں بلکہ کامیابیوں کی اک تصویر ہے اور مسلمانوں کی کامیابیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 1)

حوالۂ نظم:

نظم کا نام، نعت
شاعر کا نام، افتخار عارف
ماخذ: شہرِ علم کے دروازے پر
صنفِ شاعری، نعت

تشریح:-

بند کے پہلے شعر میں شاعر آپؐ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ کی کرم کرنے کی خوبی ایسی تھی کہ آپؐ جانوروں اور انسانوں دونوں پر اپنا کرم کرتے تھے اور سخاوت کی ایسی خوبی تھی کہ مہربانی کی صفت بھی کم نہیں ہوتی۔ آپؐ کی کرم فرمانے کی صفت ایسی تھی کہ دشمنِ اسلام بھی آپؐ کی یہ خوبی دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس کی مثال ایک اونٹ کے واقعے سے ملتی ہے کہ اونٹ کے بچے کو ایک یہودی لے گیا اُس نے آپؐ کی مجلس میں شکایت کی تو آپؐ نے اُس کی فریاد سنی اور یہودی سے اونٹ کے بچے کو واپس لایا۔

ے نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 2) بند کے دوسرے شعر میں شاعر نے اُن قوموں کی تباہی کی
صداقت دی۔ جو قوم آپؐ اور اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ
ہوئے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہیکہ وہ قومیں ہلاک ہوئیں
جنہوں نے آپؐ کی تعلیمات سے روگردانی کیں۔ شاعر کہتے ہیں
کہ اُن قوموں کو زمانہ کبھی محترم نہیں سمجھتے جنہوں نے اسوۂ رسول
کو نہ اپنایا۔ وہ دنیا میں بھی رسوا ہوئیں اور آخرت میں بھی
رسوائی اور ذلت کا شکار ہونگی۔

ے کردار کا یہ حال کہ صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآن

بند کے تیسرے شعر میں شاعر آپؐ کی ذات پر دُرود پڑھنے کی فضیلت کو
اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ کی ذات پر دُرود پڑھنا ہر کسی کی
بس کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ توفیق کسی کسی کو ملتی ہے۔ اللہ
قرآن میں ارشاد فرماتا ہیکہ!
**اے ایمان والو! میں اور میرے فرشتے آپؐ پر دُرود بھیجتے ہیں
لہذا تم بھی آپؐ کی ذات پر دُرود پڑھا کرو۔**
شاعر کہتے ہیں کہ جو لوگ آپؐ کی ذات پر دُرود پڑھتے ہیں اُن کو دنیا
کے غم نہیں ستاتے۔ اُن کو **روحانی طاقت** میسر ہوتی ہے جس
سے دنیا کے غم و مشکلات اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

ے پڑھ کر دُرود ان پر ملتی ہے راحت جاں
دل کی مراد پالی لیا جب نام نبیؐ

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 1)

شعر نمبر 1:

یہ فخر تو حاصل ہے بُرے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

حوالہ شاعر:
شاعر کا نام: ادا جعفری
صنفِ شاعری: غزل
مفہوم:
ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات اپنے محبوب کے ساتھ گزارے چاہے زمانہ ہمیں کتنا ہی بُرا کیوں نہ سمجھے۔

تشریح:
ادا جعفری کا اندازِ بیاں **سادہ، پُرکشش اور اثر رکھنے** والا تھا۔ آپ نے اپنی شاعری کے اندر نادر تشبیہات اور تمثیل استعمال کئے۔ بند کے پہلے شعر میں شاعرہ **محبوب کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات** کے موضوع کو قلم بند کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے اپنے محبوب کے ساتھ اپنی زندگی کے کچھ حسین پل اور یادیں بتائیں۔ شاعرہ اپنی زندگی کی ان حسین یادوں کو اپنی زندگی کا **سرمایہ** کہتی ہیں۔

ے جو بُرائی تھی میرے نام سے منسوب
کتنا بُرا ہونا تھا میرا اچھا ہونا بھی

قصہ مختصر یہ ہے کہ شاعرہ اپنے محبوب کے ساتھ اپنی زندگی کی حسین یادیں بتانا چاہتی ہیں۔

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 2)

شعر نمبر 2:

جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور
تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ جلے ہیں

مفہوم:-

وہ لوگ جو زندگی کی تلخیوں کو آسانی کے ساتھ برداشت کر گئے ان لوگوں کو زندگی کے آسانیوں نے جلا ڈالا۔

تشریح:-

بند کے دوسرے شعر میں شاعر **وقت کی ناپائیداری** کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ وہ لوگ جو زندگی کے مشکل وقت کے سامنے ڈٹے رہے وہی کہیں سے زندگی کے آسان وقت اور اپنوں کی تلخیوں نے انہیں جلا ڈالا۔

ے چپ چاپ اپنی آگ میں جلتے رہو فراز
دنیا مزاجِ حال سے بے آبرو کرے

شاعر نے اس شعر میں کڑی دھوپ کو بطور استعارہ **زندگی کی مشکلات** کے لیے لیا ہے جبکہ **خنک چھاؤں** کو بطورِ استعارہ **زندگی کی آسانیوں** کے لیے لیا ہے۔

ے لمحاتِ مسرت پہ تصور سے گریزاں
یاد آئیں ہیں جب بھی غم و آلام ہی آئے

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 3)

شعر نمبر 3:

ایک شمع بجھائی تو کئی اور جلا لیں
ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

مفہوم:

دنیا والوں نے اگر اُمید کی ایک شمع بجھا دی تو ہم کئی اور اُمید کی شمع روشن کر لیں گے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعرہ نے **جذبات کی پختگی** کے موضوع کو بیان کیا ہے کہ اگر دنیا والوں نے ہمارے راستے میں کوئی بھی رکاوٹ ڈالی یا ہم ہماری اُمید کے چراغوں کو بجھانے کی کوشش کی تو ہم سر جھکنے اور استقلال کا مظاہرہ کر کے دنیا والوں کا بہادری سے مقابلہ کریں گے۔

۔ آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
لٹتا سب راہ میں یہاں ہر سفری کا

قصہ مختصر یہ ہے کہ شاعرہ نے اُن لوگوں کے خلاف اپنی بلند ہمتی اور عزم کا مظاہرہ کیا جنہوں نے شاعرہ کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔

۔ میرے درد دل سے بے خبر میرا کرب جاں نہیں جانتے
میرے آس پاس جو لوگ ہیں میری تلخیاں نہیں جانتے

سوال نمبر 6 (صفحہ نمبر 1)

تہنیت نامہ:

بڑے بھائی کو نئی ملازمت ملنے پر تہنیت نامہ

از مکمل امتحان

تاریخ: ۱۸- مئی - ۲۰۲۶

عنوان: بڑے بھائی کو نئی ملازمت ملنے پر تہنیت نامہ

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم! مجھے یہ بات سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ کو کار فیکٹری میں ملازمت ملی۔ مجھے امّی کا خط کل ہی وصول ہوا تھا تو اس بارے میں علم ہوا۔ امّی بھی بے حد خوش تھیں۔ یقین جانیں جب میں نے آپ کی ملازمت کا سنا تو میں نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ اب ہمارے گھر کے حالات بدلنے والے ہیں۔ بے شک اس میں آپ کی انتھک محنت اور کاوشوں کے ساتھ ساتھ امّی اور ابّو کی دعا کا نتیجہ ہے۔ ماں باپ کی دعا کے بغیر انسان کی ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنا بہت کرم کیا کہ آپ کو اپنا پسندیدہ بندہ چن کر آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپکو اتنی عمدہ ملازمت سے نوازا۔ آپ بچپن ہی سے بہت محنتی تھی اور آپکی بچپن ہی سے یہ خواہش تھی کہ آپ انجینئر بنیں تاکہ اپنے ماں باپ کا سر فخر سے بلند کر سکیں۔ امّی اور ابو کو بھی ہر وقت آپکی فکر رہتی تھی کہ انہوں نے آپکی پڑھائی پر بہت پیسہ خرچ کیا اور وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ آپکو ایک کامیاب انسان بنتا ہوا دیکھیں۔ اور مجھے اس بات کی

سوال نمبر 6 (صفحہ نمبر 2)

انتہائی خوشی ہیکہ اُن کی آرزو اور دعائیں بر لے آئیں۔ اب آپ کو چاہیے کہ آپ محنت سے دل لگا کر اپنی نئی ملازمت پر توجہ دیں۔ اپنا تمام کام وقت پر کریں۔ تاکہ عملہ آپ سے خوش ہو سکے اور آپ کو آگے بھی اسی طرح ترقی دے۔ کوشش کریں کہ دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ آپ اللہ کو بھی راضی رکھیں۔ تاکہ وہ آپ پر اپنا خاص کرم فرمائیں۔

میں آپ کو ایک بار پھر آپ کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آگے بھی ایسی ہی کامیابی اور کامرانی عطا فرمائیں تاکہ آپ مزید ترقی کر سکیں اور اپنے ملک اور ماں باپ کا نام روشن کر سکیں۔ آمین!

والسلام
آپ کی مخلص
ا - ب - ج

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 1)

مضمون:

سوشل میڈیا کہ استعمال کے مثبت اور منفی پہلو

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے

سائنس نے جو حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے اُن میں سے ایک اہم کارنامہ **سوشل میڈیا** ہے۔ سوشل کے معنی ہیں **معاشرہ** اور میڈیا سے مراد **ابلاغ ہے**۔ سوشل میڈیا سے مراد مختلف معاشروں یا لوگوں کے درمیان معلومات کی ترسیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات پر بار بار غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔ آج اگر انسان ترقی نہ کرتا تو درخت اُس کا **مسکن**، گھاس اُس کی **خوراک** اور پتے اُس کا **لباس** ہوتے۔ انسان نے اس کائنات میں موجود چیزوں کو بروئے کار لا کر بہت ترقی کی۔

؎ مہذب ہو تو دل سینوں سے کھینچے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

ایک رپورٹ کے مطابق بہت سے لوگ اپنا زیادہ تر وقت سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق **11٪** لوگ یوٹیوب، ٹک ٹاک، انسٹاگرام اور فیس بک پر گزارتے ہیں۔ جس نے انسان کو ناکارہ بنا دیا ہے اور وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہے۔

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 2)

ے وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

ایک سروے کے مطابق یوٹیوب کو 50 لاکھ صارفین کی رینکنگ حاصل کرنے میں **35 سال** لگے۔ ٹی وی کو 50 لاکھ صارفین کی رینکنگ حاصل کرنے میں **13 سال** لگے جبکہ سوشل میڈیا کو یہ سفر طے کرتے وقت صرف **04 سال** لگے۔ اس بات سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سوشل میڈیا نے کتنے کم وقت میں کتنے لاکھ لوگوں کو اپنی طرف متاثر کیا۔

ے افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

سوشل میڈیا کا آغاز ایک کمپنی نے کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو آپس میں بحث و مباحثہ کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ لوگ دنیا کے باقی حصوں کی خبروں سے آگاہ رہ سکیں۔ مگر لوگوں نے سوشل میڈیا کو صرف تنقید کا ذریعہ بنایا اور اس پر دوسروں کی تنقید شروع کر دی۔

ے جاہلوں کو اگر جہل کا انعام دیا جائے
اس حادثۂ وقت کو کیا نام دیا جائے
ے خانے کی ہتک ہے درندوں کی توہین ہے
کم ظرفوں کو اگر جام دیا جائے

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 3) سوشل میڈیا کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ اس کا سب سے مثبت پہلو یہ ہے کہ یہ لوگوں کو آپس میں باہم **ملاتا** ہے۔ یہ دنیا کے ہر کونے میں **معلومات کی ترسیل** کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لوگ اس کو خبریں سننے، موجودہ دور کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس کا ایک اور مثبت پہلو یہ ہے کہ یہ ہر کسی کو باسانی میسر ہے۔

ے بہتر ہے کہ ڈالو نہ ستاروں پہ کمندیں
انسان کی خبر لو کہ وہ دم توڑ رہا ہے

سوشل میڈیا کی ہی وجہ سے لوگوں میں اس قدر شعور آیا ہے کہ وہ اپنے اچھے برے کی پہچان کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے لوگوں کے درمیان مقابلے نے جنم لیا۔ جس کی وجہ سے آج ہر روز ایک نئی ایجاد ہو رہی ہے۔ ہر روز ایک نئی خبر دیکھنے کو ملتی ہے۔

ے بستیاں چاند ستاروں کی بسانے والو
کرۂ ارض پہ بجھتے چلے جاتے ہیں چراغ

سوشل میڈیا کے جہاں مثبت پہلو ہیں وہیں اس کے منفی پہلو بھی ہیں۔ لوگ سوشل میڈیا کا استعمال تنقید کے لیے کرتے ہیں جس سے بہت سے لوگ ڈپریشن میں آکر **خودکشی** کر لیتے ہیں۔

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر A) اس کا دوسرا اہم سنگی پہلو یہ ہیکہ اس نے لوگوں کی پرائیویسی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ہیکرز اور سکیمرز اس تاک میں ہوتے ہیں کہ کب وہ لوگوں کی معلومات کو حاصل کریں اور اُن سے تاوان وصول کریں۔ بہت سے ہیکرز لوگوں کی معلومات کو چرا کر انہیں **ہراساں** کرتے ہیں۔ اور پھر اُن سے پیسے وصول کرتے ہیں۔ اس کا تیسرا سنگی پہلو یہ ہیکہ اس کے ذریعے سے لوگ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور اسی وجہ سے لوگ خودکشی کو گلے لگا لیتے ہیں۔

ے زمیں نیچے کہیں منہ دیکھتی وہ گئی
کتنا اونچا لے گیا جینے کا معیار آدمی

قصہ مختصر یہ ہیکہ سائنس نے یہ ایجاد صرف فائدے کے لیے کی ہے اب یہ ہم پر ہے کہ ہم اس کا استعمال کس مقصد کے لیے کرتے ہیں۔

ے سرونج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم سوشل میڈیا کا استعمال مثبت لحاظ سے کریں تاکہ ہماری وجہ سے دوسروں کو تکالیف نہ برداشت کرنی پڑے۔

ے یہ داغ داغ اجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں